181084 ـ خلوت كے بعد اور رخصتى سے قبل طلاق دينے كى صورت ميں مہر اور تحفہ جات كا حكم

سوال

ميں جوان ہوں اور ميرا ايك لڑكى سے نكاح ہوا اور عدالت ميں لكھا جا چكا ہے، ليكن كچھ عرصہ بعد ميں نے محسوس كيا كہ ہم اكٹھے زندگى بسر نہيں كر سكتے، اس ليے اس سے عليحدگى كا فيصلہ كيا، يہ علم ميں رہے كہ ابھى ہمارى رخصتى نہيں ہوئى تھى، ليكن كئى ايك بار ہم نے اكيلے ميں خلوت ضرور كى تھى.
سوال يہ ہے كہ خاوند نے بيوى كو جو سونا اور تحفے تحائف اور مہر معجل اور غير معجل وغيرہ كا حكم كيا ہو گا اسے كيا لينے كا حق ہے اور كيا نہيں لے گى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آدمى نے بيوى كو دخول و رخصتى سے قبل طلاق دے دى اور وہ اس سے خلوت كر چكا ہو، يعنى وہ دونوں ہى تھے اور انہيں كوئى مرد يا عورت يا تميز كرنے والا بچہ نہيں ديكھ رہا تھا تو بيوى كو پورا مہر دينا لازم ہے، چاہے وہ معجل ہو يا غير معجل، جمہور فقھاء كا مسلك يہى ہے، اور امام طحاوى نے خلفاء راشدين وغيرہ صحابہ كا اس پر اجماع بھى نقل كيا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنى " ميں رقمطراز ہيں:

" اس كا اجمالى بيان يہ ہے كہ: اگر عقد صحيح كے بعد مرد اپنى بيوى سے خلوت كر لے تو بيوى كو پورا مہر دينا ٹھرے گا، اور بيوى عدت بھى گزارےگى، چاہے وطئ نہ بھى كى ہو، خلفاء راشدين اور زيد اور ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہم سے يہى مروى ہے.

اور على بن حسين اور عروۃ اور عطاء اور زہرى، اوزاعى اور اسحاق اور اصحاب الرائے كا بھى يہى قول ہے، اور امام شافعى كا قديم قول بھى يہى ہے.

قاضى شريح، شعبى، طاؤوس، ابن سيرين، اور امام شافعى كا جديد قول يہى ہے كہ وطئ كى صورت ميں ہى عورت كے ليے مہر لازم ٹھرےگا، ابن عباس اور ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہم سے بھى يہى بيان كيا جاتا ہے...

ہمارى دليل اجماع صحابہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنى سند كے ساتھ زرارۃ بن اوفى سے بيان كيا ہے

کہ:

" خلفاء راشدین کا فیصلہ تھا کہ: جس نے دروازہ بند کر لیا اور پردہ گرا لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت بھی واجب ہوگی.

اور اثرم نے احنف سے یہ بھی روایت کیا ہے: عمر اور علی اور سعدي بن مسيب اور زيد بن ثابت کا قول ہے کہ: اس عورت پر عدت ہوگی اور اسے پورا مہر ملےگا.

یہ فیصلے مشہور ہے، اور صحابہ کے دور میں اس کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی، اس طرح یہ اجماع ٹھرا.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے جو لوگوں نے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 191).

مزید آپ الموسوعة الفقهية (19 / 272) کا بھی مطالعہ کریں.

آپ نے جو اپنی منکوحہ کو تحفے اور ہدیے دیے ہیں ان میں آپ کا کوئی حق نہیں؛ کیونکہ ہدیہ اور تحفہ واپس لینا حرام ہے، اور پھر طلاق تو آپ نے دی ہے، بیوی نے تو طلب نہیں کی.

لیکن بیوی نے جو تحفے اور ہدیے آپ کو پیش کیے ہیں وہ انہیں واپس لینے کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے؛ کیونکہ اس نے تو یہ نکاح باقی رکھنے کی امید سے پیش کیے ہیں، اور اگر آپ نے اسے طلاق دے دی ہے تو اسے واپس لینے کا حق ہے.

مزید آپ سوال نمبر (150970) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .